وضو میں چہرہ کے دائرے میں موجود داڑھی کے سب بالوں کو دھونے کا وجوب

﴿ حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب ﴾

بِسْمِ اللّٰہِ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

یہ بات دیکھنے میں آئی کہ بہت سے طلبہ جو دورۂ حدیث کر کے فارغ ہوتے ہیں اُن کے ذہنوں میں یہ بات ہوتی ہے کہ وضو میں چہرہ دھوتے ہوئے گھنی دَاڑھی کے اُن بالوں کی اُوپری اور ظاہری سطح پر پانی بہالینا کافی ہے جو چہرے کے دائرے کے اندر ہوں اور ظاہری سطح کے اندر جو بال چھپے ہوں اُن کا خلال کرنا سنت ہے۔ اِس طرح سمجھنے کی وجوہ مندرجہ ذیل ہیں :

1۔ فقہ کی درسی کتب مثلاً قدوری، کنز، شرح وقایہ اور ہدایہ میں دُوسری روایات موجود ہیں جن سے رجوع ہو چکا ہے لیکن اختیار کردہ روایت مذکور نہیں ہے۔ اِس لیے صاحب سعایہ لکھتے ہیں :

فَالْعُجْبُ مِنْ اَصْحَابِ مُتُوْنِ الْوِقَایَۃِ وَالْکَنْزِ وَالْمُخْتَارِ وَالْمَجْمَعِ وَ مُخْتَصَرِ الْقُدُوْرِیْ ذَکَرَ الْمَرْجُوْعَ عَنْھَا وَتَرَکَ الْمَرْجُوْعَ اِلَیْھَا وَلِذَالِکَ لَمَّا تَنَبَّہَ عَلَیْہِ التَّمَرْتَاشِیْ ذَکَرَ وُجُوْبَ الْغَسْلِ فِیْ تَنْوِیْرِ الْاَبْصَارِ .

وقایہ، کنز، مختار، مجمع اور مختصر قدوری کے متون کے مصنفین پر تعجب ہے کہ اُنہوں نے مرجوع عنہا روایتیں تو ذکر کیں لیکن مرجوع الیہ روایت کو ذکر نہیں کیا۔ اور جب علامہ تمرتاشی کو اِس پر تنبہ ہوا تو اُنہوں نے اپنے متن تنویر الابصار میں داڑھی کے دھونے کے وجوب کو ذکر کیا۔

2۔ فقہ کی سب کتابوں میں داڑھی کے خلال کو سنت کہا ہے۔ اگر چہرے کی حد میں تمام بالوں کا دھونا واجب ہو تو پھر اِن بالوں میں خلال کرنے کی کوئی وجہ نہیں رہ جاتی۔

3۔ امدادُالاحکام ص251 ج1 میں ہے :

(i) جو پانی چہرہ پر ڈالا جاتا ہے اگر اُس سے داڑھی کے اُوپر کے بال خوب تر ہو جاویں تو علیحدہ چلو لینے کی ضرورت نہیں۔

(ii) گھنی ڈاڑھی کے بیچ میں بال خشک رہیں تو کوئی حرج نہیں۔اُوپر کے بال تر ہو جانا چاہیے۔

4۔ مواجہہ میں داڑھی کے صرف اُوپری سطح پر موجود بال آتے ہیں اندر کے چھپے ہوئے نہیں۔

5- مراقی الفلاح میں ہے یَجِبُ یَعْنِیْ یَفْتَرِضُ غَسْلُ ظَاھِرِ اللِّحْیَةِ الْکَثَّةِ اور ہدایہ میں ہے وَالدَّاخِلُ لَیْسَ بِمَحَلٍّ لَّہٗ. دونوں کے ملانے سے یہ صورت بنتی ہے کہ گھنی داڑھی کی صرف ظاہری سطح پر جو بال ہیں اُن کا دھونا فرض ہے جبکہ اَندر کے بال محل فرض ہی نہیں ہیں۔

لیکن ہم نے جب فقہ وفتاوی کی کتابوں کی طرف مراجعت کی تو ہمیں معاملہ مختلف نظر آیا یعنی یہ کہ چہرے کے دائرے میں آنے والے سب بالوں کا دھونا واجب ہے۔ ہاں اگر داڑھی ہلکی ہو تو نیچے کھال تک پانی پہنچانا ہوگا اور اگر داڑھی گھنی ہو تو کھال تک پانی پہنچانا فرض نہیں البتہ سب بالوں کو دھونا ہوگا۔ یہ بات مندرجہ ذیل عبارات سے واضح ہے۔

اگر یہ بات ثابت ہو جائے تو مذکورہ بالا اُمور کی تاویل اور جواب مشکل نہیں اِس لیے ہم صرف اِسی کو ثابت کرنے پر اکتفا کرتے ہیں :

1۔ دُرمختار ص 74 ج1 میں ہے :

وَغَسْلُ جَمِیْعِ اللِّحْیَةِ فَرْضٌ یَعْنِیْ عَمَلِیًّا اَیْضًا عَلَی الْمَذْھَبِ الصَّحِیْحِ الْمُفْتٰی بِہٖ الْمَرْجُوْعُ اِلَیْہِ وَمَاعَدَا ھٰذِہِ الرِّوَایَةِ مَرْجُوْعٌ عَنْہُ کَمَا فِی الْبَدَائِعِ .

صحیح، مفتٰی بہٖ اور مرجوع الیہ مذہب کے مطابق پوری داڑھی کا دھونا فرض عملی (یعنی واجب) ہے اور اُس روایت کے علاوہ جتنے اقوال ہیں سب سے رجوع ہو چکا ہے۔

رَدالمحتار میں ہیں :

(قَوْلُہٗ جَمِیْعُ اللِّحْیَةِ) بِکَسْرِاللَّامِ وَفَتْحِھَا نھر وَظَاھِرُ کَلَامِھِمْ اَنَّ

اَلْمُرَادُ بِهَا اَلشَّعْرُ النَّابِتُ عَلَى الْخَدَّيْنِ مِنْ عَذَارٍ وَعَارِضٍ وَالذَّقْنِ .

علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لحیہ سے مراد وہ بال ہیں جو کانوں کے سامنے اور رُخساروں پر اور ٹھوڑی پر اُگتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ جَمِيعُ اللِّحْيَةِ سے صرف اُوپر اُوپر کے بال مراد لینا اور اُن کے نیچے چھپے ہوئے بالوں کو جميع اللحية سے خارج کرنا بعید ہے۔

مرجوع عنہ روایات کی تفصیل علامہ شامی رحمہ اللہ یوں بتاتے ہیں :

(قَوْلُهُ وَمَاعَدَا هٰذِهِ الرِّوَايَةِ) اَیْ مِنَ الرِّوَايَةِ مَسْحُ الْكُلِّ اَوِالرُّبُعِ اَوِالثُّلُثِ اَوْ مَا يُلَاقِي الْبَشَرَةَ اَوْ غَسْلُ الرُّبُعِ اَوِالثُّلُثِ اَوْ عَدَمُ الْغَسْلِ وَالْمَسْحِ فَالْمَجْمُوْعُ ثَمَانِيَةٌ .

یعنی کل داڑھی کا مسح، تہائی داڑھی کا مسح، چوتھائی کا مسح، کھال کے ساتھ ملے ہوئے بالوں کا مسح، چوتھائی بالوں کو دھونا، تہائی بالوں کو دھونا، نہ دھونا، نہ مسح کرنا اِن سات کے ساتھ دُرمختار والی پوری داڑھی کو دھونے والی روایت ملانے سے کل روایتیں آٹھ بنتی ہیں۔

2۔ عالمگیری ص4 ج 1 میں ہے :

وَيُغْسَلُ شَعْرُ الشَّارِبِ وَالْحَاجِبَيْنِ وَمَاكَانَ مِنْ شَعْرِ اللِّحْيَةِ عَلٰى اَصْلِ الذَّقْنِ وَلَايَجِبُ اِيْصَالُ الْمَاءِ اِلٰى مَنَابِتِ الشَّعْرِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الشَّعْرُ قَلِيْلاً تَبْدُوْا مِنْهُ الْمَنَابِتُ .

مونچھ اور بھوؤں کے بال اور وہ بال جو اصل ٹھوڑی پر ہیں اُن کو دھویا جائے گا اور بالوں کی جڑوں تک (یعنی کھال تک) پانی پہنچانا واجب نہیں ہے مگر جبکہ بال تھوڑے ہوں اور اُن کے جڑیں نظر آتی ہوں۔

3۔ مراقی الفلاح میں ہے :

يَجِبُ يَعْنِيْ يَفْتَرِضُ غَسْلُ ظَاهِرِ اللِّحْيَةِ الْكَثَّةِ وَهِيَ الَّتِيْ لَا تُرٰى بَشْرَتُهَا فِيْ اَصَحِّ مَايُفْتٰى بِهٖ مِنَ التَّصَاحِيْحِ فِيْ حُكْمِهَا لِقِيَامِهَا مَقَامَ الْبَشَرَةِ

لِتَحَوُّلِ الْفَرَضِ اِلَیْھَا.

گھنی داڑھی یعنی وہ جس کی کھال نظر نہیں آتی صحیح ترین مفتی بہ قول کے مطابق اُس کے ظاہر کو دھونا واجب ہے یعنی فرض ہے کیونکہ اَب داڑھی کھال کے قائم مقام ہے اس لیے کہ فرض کھال سے داڑھی کی طرف منتقل ہوا ہے۔

داڑھی کے ظاہر سے کیا مراد ہے؟ علامہ طحطاوی رحمہ اللہ اِس کو بیان کرتے ہیں :

اِنَّمَا زَادَ الْمُصَنِّفُ لَفْظَ ظَاھِرٍ اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّہٗ لَا یَفْتَرِضُ غَسْلُ مَا تَحْتَ الطَّبْقَۃِ الْعُلْیَا مِنْ مَّنَابِتِ الشَّعْرِ . (ص ۳۴)

مصنف نے ظاھر کا لفظ بڑھایا اِس طرف اشارہ کرنے کے لیے کہ داڑھی کے بالوں کے اُوپری طبقہ کے نیچے جو بالوں کی جڑیں ہیں اُن تک پانی پہنچانا فرض نہیں ہے۔

اِس بات کی تصریح سے کہ داڑھی کے بالوں کی جڑوں تک یعنی کھال تک پانی پہنچانا فرض نہیں مفہوم مخالف سے یہ نکلا کہ جڑوں کے اُوپر اُوپر بالوں کے جو حصے ہیں جس کو طَبْقَۃٌ عُلْیَا کہا اُن تک پانی پہنچانا فرض ہے۔غرض داڑھی کے ظاہر سے مراد جڑوں کے علاوہ بالوں کا حصہ ہے۔

4- اَلْمَتَانَۃُ فِیْ مَرَمَّۃِ الْخَزَانَۃِ ص 88 میں ہے :

فِی السِّرَاجِیَّۃِ اَیْضًا اِیْصَالُ الْمَاءِ اِلَی الشَّعْرِ الَّذِیْ یُوَازِی الذَّقَنَ وَالْخَدَّیْنِ فَرَضٌ وَاِلٰی مَااسْتَرْسَلَ مِنْ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ لَا .

سراجیہ میں بھی ہے کہ اُن بالوں تک پانی پہنچانا فرض ہے جو رُخساروں اور ٹھوڑی کے متوازی ہوں اور جو ٹھوڑی سے نیچے لٹکے ہوئے ہوں اُن تک پانی پہنچانا فرض نہیں ہے۔

لیکن سعایہ میں یُوَازِیْ کے بجائے یُوَارِیْ ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ بال جو ٹھوڑی اور رُخساروں کو چھپائے ہوئے ہوں اُن کو دھونا فرض ہے۔اور ظاہر ہے کہ ٹھوڑی اور رُخساروں پر موجود تمام بال ہی اُس کو چھپائے ہوئے ہوتے ہیں اور تمام بال ہی اُن کے متواری بھی ہوتے ہیں۔

5- حلبی کبیر ص 18 میں ہے :

وَاَظْھَرُ الرِّوَایَاتِ عَنْہُ غَسْلُ مَا یُلَاقِی الْبَشَرَۃَ وَاخْتَارَہٗ فِی الْمُحِیْطِ

وَالْبَدَائِعِ . قَالَ فِیْ مِعْرَاجِ الدِّرَایَةِ وَھُوَ الْاَصَحُّ وَفِی الْفَتَاوٰی الظَّھِیْرِیَّةِ وَبِہٖ یُفْتٰی. قَالَ فِی الْبَدَائِعِ عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ اِنَّھُمْ رَجَعُوْا عَمَّا سِوٰی ھٰذَا وَجْھُہٗ اِنَّہٗ لَمَّا سَقَطَ غَسْلُ مَا تَحْتَہٗ انْتَقَلَ فَرْضُ الْغَسْلِ اِلَیْہِ کَالشَّارِبِ وَالْحَاجِبِ حَیْثُ یَنْتَقِلُ فَرْضِیَّةُ غَسْلٍ مَا تَحْتَھُمَا اِلَیْھِما.

امام صاحب سے جو اظہر روایت ہے وہ کھال سے ملے ہوئے بالوں کو دھونا ہے اور اُس کو محیط اور بدائع میں اختیار کیا ہے۔ معراج الدرایہ میں ہے کہ یہی روایت اصح ہے اور فتاوی ظہیریہ میں ہے کہ اِسی کا فتوی دیا جاتا ہے۔ بدائع میں ابن شجاع رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ائمہ نے اِس کے سوا باقی روایات سے رجوع کر لیا اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ جب گھنی داڑھی کے نیچے کھال کو دھونا ساقط ہو گیا تو دھونے کا فرض داڑھی کی طرف منتقل ہو گیا جیسا کہ مونچھ اور بھوؤں میں اُن کے نیچے کی کھال کو دھونے کا فرض خود مونچھ اور بھوؤں کو منتقل ہو گیا۔

ہم کہتے ہیں مَا یُلاقِی الْبَشَرَةَ سے مراد کھال پر اُگنے والے بال ہیں البتہ اُن کی صرف اِتنی مقدار جو چہرے کے دائرے کے اَندر ہو۔ اگر ہم یہ معنٰی نہ لیں تو مَا یُلاقِی الْبَشَرَةَ کا مطلب بنے گا وہ بال جو کھال کے ساتھ لگے ہوں اور وہ تو گھنی داڑھی میں چھپے ہوئے بال ہوتے ہیں ظاہری سطح پر نظر آنے والے بال نہیں ہوتے۔

6 - سعایہ ص 47 ج 1 میں بعینہٖ عالمگیری والی عبارت ہے :

یُغْسَلُ شَعْرُ الشَّارِبِ وَالْحَاجِبَیْنِ وَمَاکَانَ مِنْ شَعْرِ اللِّحْیَةِ عَلٰی اَصْلِ الذَّقْنِ وَلَا یَجِبُ اِیْصَالُہٗ اِلٰی مَنَابِتِ الشَّعْرِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ قَلِیْلًا بِحَیْثُ تَبْدُو الْمَنَابِتُ.

7 - بہشتی گوہر میں ہے :

(i) ''داڑھی یا مونچھ یا بھویں اگر اِس قدر گھنی ہوں کہ کھال نظر نہ آئے تو اُس کھال کا دھونا جو اِس سے چھپی ہوئی ہے فرض نہیں ہے بلکہ وہ بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں اِن

پر سے پانی بہادینا کافی ہے۔''

یہاں یہ جو کہا کہ ''اِن پر سے پانی بہادینا کافی ہے'' اِس کا یہ مطلب نہیں کہ بالوں کی ظاہری سطح پر پانی بہہ جائے تو کافی ہے بلکہ مراد ہے کہ کھال کے اُوپر جو بال ہیں اُن کو دھونا کافی ہے اُن کے نیچے کھال تک پانی پہنچانا فرض نہیں۔ اِس کی وضاحت بہشتی گوہر ہی کے اگلے مسئلہ میں ہے۔

(ii) ''بھویں یا داڑھی مونچھ اگر اِس قدر گھنی ہوں کہ اِس کے نیچے کی کھال چھپ جائے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت میں اِس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے جو حد چہرہ کے اندر ہیں۔ باقی بال جو حد مذکورہ سے آگے بڑھ گئے ہوں اُن کا دھونا واجب نہیں۔''

8 - امداد الفتاوٰی ص5 ج1 میں ہے :

اگر داڑھی ایسی ہو جس کے اندر جلد وجہ کی نظر آتی ہو وہاں تو اُس جلد کا بھی دھونا فرض ہے اور اگر جلد مستور ہو تو جس قدر حدِ وجہ اور دائرہ وجہ سے نیچے لٹکی ہو اُس کا مسح سنت ہے اور جو دائرہ حدِ وجہ کے اندر ہو کہ اگر اُس بال کو پکڑ کر کھینچا جائے تو وجہ سے باہر نہ رہے تو اُس میں کئی روایتیں ہیں۔ ایک روایت وہ بھی ہے جو شرح وقایہ میں ہے لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ سب کا دھونا فرض ہے۔''

9 - مولانا عبدالحی فرنگی محلی رحمہ اللہ کی کتاب نفع المفتی والسائل ص25,26 میں ہے :

سَوَالٌ اَیّ مُلْتَحٍ مُتَوَضٍّ یَجِبُ عَلَیْهِ غَسْلُ مَنَابِتِ اللِّحْیَةِ فِی الْوُضُوْءِ اَقُوْلُ هُوَ مَنْ کَانَتْ لِحْیَتُهٗ قَلِیْلَةَ الشَّعْرِ بِحَیْثُ تَبْدُوْ مَنَابِتُهٗ نَصَّ عَلَیْهِ الْبُرْجَنْدِیْ فِیْ شَرْحِ النِّقَایَةِ اَمَّا مَنْ کَانَتْ لِحْیَتُهٗ سَاتِرَةً لِّلْمَنَابِتِ یَکْفِیْ لَهٗ اَنْ یَّغْسِلَ جَمِیْعَ اللِّحْیَةِ .... وَفِیْ مَوَاهِبِ الرَّحْمٰنِ وُجُوْبُ ظَاهِرِ اللِّحْیَةِ الْکَثَّةِ اَصَحُّ مَایُفْتٰی بِهٖ .... وَمَاهُوَ الْمُعْتَمَدُ الْمُصَحَّحُ هُوَ اَنَّ غَسْلَ جَمِیْعِ مَا یَسْتُرُ الْبُشَرَةَ فَرْضٌ .

''اِس سوال کے جواب میں کہ کون سے شخص کو داڑھی کے بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے مولانا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے بال اِتنے کم ہوں کہ بالوں کی جڑیں نظر

آتی ہوں اُس کو جڑوں تک پہنچانا فرض ہے اور جس کی داڑھی گھنی ہو کہ اُس نے جڑوں کو چھپایا ہوا ہو اُس کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ چہرے کے دائرے میں آنے والی پوری داڑھی (کے بالوں) کو دھوئے .... اور مواہب الرحمٰن میں ہے کہ گھنی داڑھی (کی جڑوں کو چھوڑ کر اُس) کے ظاہری بالوں کو دھونا واجب ہے یہی اصح اور مفتٰی بہٖ ہے۔ ....اور جو معتمد اور صحیح قول ہے وہ یہ ہے کہ اُن تمام بالوں کو دھونا فرض ہے جو کھال کو چھپائے ہوئے ہیں''۔

ہم کہتے ہیں کہ ٹھوڑی اور رُخساروں کو چھپانے والے بال صرف اُوپر والی سطح کے نہیں ہوتے بلکہ اُوپر کے اور اندر کے سب ہی ہوتے ہیں اور اگر یہ بات تسلیم نہ ہو تو ساتر ہونے میں اوّلیت صرف اندر کے چھپے ہوئے بالوں کو حاصل ہے باہر کے بالوں کو نہیں۔

10 - سعایہ ص96 ج1 میں ہے :

فَقَالَ الْحَلْوَائِیُّ اِمْرَارُ الْمَاءِ عَلٰی جَمِیْعِ ظَاهِرِ اللِّحْیَةِ شَرْطٌ ...... فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَالَ اِنَّمَا مَوْضِعُ الْوُضُوْءِ مِنَ اللِّحْیَةِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا....وَالصَّحِیْحُ اَنَّهٗ یُمِرُّ الْمَاءَ عَلٰی ظَاهِرِهَا كَذَا فِی الْمُجْتَبٰی. وَفِیْهِ اَیْضًا اِنْ كَانَ قَبْلَ نَبَاتِ اللِّحْیَةِ یَفْتَرِضُ غَسْلُ كُلِّهٖ وَاِذَا نَبَتَ سَقَطَ غَسْلُ مَا تَحْتَهَا ...... وَذَكَرَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَائِیْ فِیْ شَرْحِ الْاَصْلِ مَایَدُلُّ عَلَی الْاِتِّفَاقِ فَقَالَ اِذَا كَانَتِ اللِّحْیَةُ خَفِیْفَةً یُرَی الْبَشَرَةُ تَحْتَ الشَّعْرِ فَاِیْصَالُ الْمَاءِ اِلَی الْبَشَرَةِ غَیْرُ سَاقِطٍ وَاِلَّا سَقَطَ .... وَفِیْ مُحِیْطِ رَضِیِ الدِّیْنِ السَّرَخْسِیْ اَشَارَ مُحَمَّدٌ فِی الْاَصْلِ اِلٰی اَنَّهٗ یَجِبُ غَسْلُ كُلِّهٖ فَاِنَّهٗ قَالَ مَوْضِعُ الْوُضُوْءِ مَاظَهَرَ مِنْهُ وَهٰذَا الشَّعْرُ ظَاهِرٌ وَهُوَ الْاَصْلُ لِاَنَّهٗ قَامَ مَقَامَ الْبَشَرَةِ فَتَحَوَّلَ فَرْضُ الْبَشَرَةِ اِلَیْهِ كَمَا فِیْ شَعْرِ الْحَاجِبَیْنِ اِنْتَهٰی.

شمس الائمہ حلوائی رحمہ اللہ نے کہا کہ پوری ظاہری داڑھی پر پانی بہانا (یعنی کھال پر موجود بالوں کو دھونا) شرط ہے ....کیونکہ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وضو کی جگہ

داڑھی کے وہ بال ہیں جو ظاہر ہیں (برخلاف جڑوں کے)......اور صحیح یہ ہے کہ آدمی ظاہر داڑھی پر پانی بہائے ایسے ہی مجتبیٰ میں ہے۔ اور اِس میں یہ بھی ہے کہ داڑھی نکلنے سے پہلے پورے چہرے کو دھونا فرض ہے اور جب داڑھی نکل آئے تو داڑھی کے نیچے کھال کو دھونا ساقط ہو جاتا ہے۔..........اور شرح الاصل میں شمس الائمہ حلوائی رحمہ اللہ نے وہ بات ذکر کی جو اِتفاق پر دلیل ہے یعنی اُنہوں نے کہا کہ جب داڑھی خفیف ہو کہ بالوں کے نیچے کی کھال نظر آتی ہو تو کھال تک پانی بہانا فرض ہے اور اگر کھال نظر نہ آتی ہو تو اُس تک پانی بہانا ساقط ہو جاتا ہے.........اور رضی الدین سرخسی رحمہ اللہ کی محیط میں ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ نے الاصل میں اِس طرف اشارہ کیا کہ داڑھی کے تمام بالوں کا دھونا واجب ہے کیونکہ اُنہوں نے فرمایا وضو کی جگہ داڑھی کے بال ہیں جو ظاہر ہوں اور داڑھی کے تمام بال ظاہر ہیں اور یہی اصل ہے کیونکہ بال اب کھال کے قائم مقام ہیں۔ تو کھال سے متعلق فرض بالوں کی طرف منتقل ہو گیا جیسا کہ بھووں میں حکم ہے۔

سعایہ میں ہے :

اَلتَّخْلِیْلُ ، جَعْلُ الشَّیْءِ فِیْ خِلَلِ الشَّیْءِ خَلَّلَ الرَّجُلُ لِحْیَتَہٗ ، اَوْصَلَ الْمَاءَ اِلٰی خِلَالِھَا وَھُوَ الْبَشَرَۃُ الَّتِیْ مِنَ الشَّعْرَاتِ .

خلال کرنے کا مطلب ہے ایک شے کے اَندر دُوسری شے داخل کرنا اور ''آدمی نے اپنی داڑھی کا خلال کیا'' کا مطلب ہے اُس نے داڑھی کے اندر جو کہ داڑھی کے بالوں کے درمیان کی کھال ہے اُس تک پانی پہنچایا۔

بنایہ میں ہے :

وَقِیْلَ ھُوَ(اَیْ تَخْلِیْلُ اللِّحْیَۃِ) سُنَّۃٌ عِنْدَ اَبِیْ یُوْسُفَ جَائِزٌ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ۔

اور کہا گیا ہے کہ داڑھی کا خلال امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک سنت ہے جبکہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک جائز ہے۔

اِن دو حضرات کی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف یہ دلیل ہے :

لِاَنَّ السُّنَّۃَ اِکْمَالُ الْفَرْضِ فِیْ مَحَلِّہٖ (اَیِ السُّنَّۃُ فِی الْوُضُوْءِ اِکْمَالُ الْفَرْضِ فِیْ مَحَلِّہٖ کَتَخْلِیْلِ اَصَابِعِ الرِّجْلَیْنِ وَالْمَضْمَضَۃِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ لِاَنَّ الْفَمَ وَالْاَنْفَ مِنَ الْوَجْہِ فِیْ وَجْہٍ وَلَا کَذَالِکَ مَا تَحْتَ اللِّحْیَۃِ لِسُقُوْطِہٖ بِنَبَاتِ اللِّحْیَۃِ) وَالدَّاخِلُ (اَیْ فِی اللِّحْیَۃِ) لَیْسَ بِمَحَلٍّ لَّہٗ (اَیْ لِلْفَرْضِ لَہٗ) لِعَدَمِ وُجُوْبِ اِیْصَالِ الْمَاءِ اِلَیْہِ بِالْاِتِّفَاقِ .

کیونکہ سنت محل فرض میں فرض پورا کرنے کو کہتے ہیں مثلاً پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیان کا خلال کرنا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا کیونکہ منہ اور ناک ایک وجہ سے چہرہ میں داخل ہیں جبکہ داڑھی کے نیچے کی کھال محل فرض نہیں ہے کیونکہ داڑھی نکلنے سے اُس کا دھونا ساقط ہوگیا ہے اور داڑھی کے نیچے کی کھال محل فرض نہیں ہے کیونکہ اُس تک پانی پہنچانا بالاتفاق واجب نہیں ہے۔

یہاں دو طرح سے دلیل بنتی ہے :

1 - دَاخِلُ اللِّحْیَۃِ سے مراد داڑھی کے نیچے کی کھال ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ جوھرہ میں جو یہ کہا کہ وَاَمَّا اللِّحْیَۃُ فَدَاخِلُ الشَّعْرِ لَیْسَ بِمَحَلِّ الْفَرْضِ تو یہاں بھی داخل شعر سے مراد داڑھی کے بالوں کے نیچے کی کھال ہے۔

2 - داڑھی کے نیچے کی کھال محل فرض نہیں ہے تو کھال کے اُوپر جو بال ہیں لیکن مزید اُوپر کے بالوں کے نیچے چھپے ہوں وہ تو محل فرض ہوئے ورنہ پھر محل فرض نہ ہونے میں محض کھال کی تخصیص کرنی صحیح نہ ہو۔

حاصل کلام :

حاصل کلام یہ اُمور ہیں :

1 - ہلکی اور گھنی داڑھی کے حکم کے درمیان یہ فرق کیا گیا ہے کہ ہلکی داڑھی کے درمیان نظر آنے والی کھال اور بالوں کی جڑوں کو دھونا فرض ہے جبکہ گھنی داڑھی میں کھال تک اور بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا فرض نہیں ہے۔

2 - دُرِمختار میں غَسْلُ جَمِیْعِ اللِّحْیَۃِ یعنی پوری داڑھی کو دھونا فرض کیا ہے جبکہ مراقی الفلاح میں ظَاہِرُ اللِّحْیَۃِ الْکَثَّۃِ کے بارے میں علامہ طحطاوی رحمہ اللہ نے بتایا کہ ظاہر کی قید اِس لیے لگائی تا کہ بالوں کی جڑیں حکم سے نکل جائیں اور جڑوں سے اُوپر کے سب بالوں کو دھونے کا حکم ہے اور بنایہ کے مطابق دَاخِلٌ فِی اللِّحْیَۃِ سے بھی مراد بالوں کی جڑیں ہیں۔

3 - مَا یُلَاقِی الْبَشَرَۃَ اور مَا یَسْتُرُ بلکہ جَمِیْعُ مَا یَسْتُرُ الْبَشَرَۃَ کے الفاظ صرف سامنے نظر آنے والے بالوں پر دلالت نہیں کرتے بلکہ چہرے کے تمام بالوں پر دلالت کرتے ہیں۔

4 - مجتبیٰ میں ہے اِذَا کَانَ قَبْلَ نَبَاتِ اللِّحْیَۃِ یَفْتَرِضُ غَسْلُ کُلِّہٖ وَاِذَا نَبَتَ سَقَطَ غَسْلُ مَا تَحْتَہَا یعنی گھنی داڑھی آنے سے پہلے پورے چہرے کو دھونا فرض ہے اور گھنی داڑھی نکلنے کے بعد داڑھی کے نیچے کو (جو کہ کھال ہے اَندر کے بال نہیں جو کہ خود داڑھی ہے) دھونا ساقط ہو جاتا ہے۔

اِن اُمور سے معلوم ہوا کہ امداد الاحکام کی یہ بات کہ ''گھنی داڑھی کے بیچ میں بال خشک رہیں تو حرج نہیں'' کمزور بات ہے۔

بقیہ : حضرت فاطمہؓ کے مناقب

بغیر اِذن واجازتِ الٰہی اِس نفیس تعلیم نے گھمنڈ توڑ دیا کہ خیال مت کرنا میں نبی کی بیٹی ہوں، اعمال میں کوتاہی ہو جائے مضائقہ نہیں بلکہ یہ کام اللہ کے اختیار میں ہے میرا دخل نہیں، میری شفاعت بھی اُس کے لیے جس کے لیے ہوگی خدا کی اجازت ہوگی اپنے اپنے نیک اعمال کام دیں گے اور اِس مقدس بیٹی نے اِس تعلیم پر ایسا عمل کیا کہ اپنی جان خدا کی اطاعت میں فنا کردی۔

(77) یَافَاطِمَۃُ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ . (مسلم)

اے فاطمہؓ اپنی جان کو (بذریعہ اعمال نیک) دوزخ سے نکال لے۔

اِس کے متعلق تفصیل پچھلی حدیث میں گزر چکی ہے۔ (جاری ہے)